

[اسی خطبہ کے ذیل میں رسول ﷺ کا ذکر فرمایا]

بزرگی اور شرافت کے معدنوں اور پاکیزگی کی جگہوں میں ان کا مقام بہترین مقام اور مرزاوم بہترین مرزاوم ہے۔ ان کی طرف نیک لوگوں کے دل جھکا دیئے گئے ہیں اور زنگا ہوں کے رخ موڑ دیئے گئے ہیں۔ خدا نے ان کی وجہ سے فتنے دبادیئے اور (عداؤتوں کے) شعلے بجھا دیئے، بھائیوں میں الگت پیدا کی اور جو (کفر میں) اکٹھے تھے، انہیں علیحدہ علیحدہ کر دیا، (اسلام کی) پستی و ذات کو عزت بخشی اور (کفر کی) عزت و بلندی کو ذلیل کر دیا۔ ان کا کلام (شریعت کا) بیان اور سکوت (احکام کی) زبان تھی۔

--☆☆--

خطبہ (۹۵)

اگر اللہ نے ظالم کو مہلت دے رکھی ہے تو اس کی گرفت سے تو وہ ہرگز نہیں نکل سکتا اور وہ اس کی گزرگاہ اور گلے میں ہڈی پھنسنے کی جگہ پر موقع کا منتظر ہے۔

اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! یہ قوم (اہل شام) تم پر غالب آکر رہے گی۔ اس لئے نہیں کہ ان کا حق تم سے فاقع ہے، بلکہ اس لئے کہ وہ اپنے ساتھی (معاویہ) کی طرف باطل پر ہونے کے باوجود تیزی سے لپتے ہیں اور تم میرے حق پر ہونے کے باوجود سختی کرتے ہو۔

رعنیں ملے اپنے حکمرانوں کے ظلم و جور سے ڈرا کرتی تھیں اور میں اپنی رعیت کے ظلم سے ڈرتا ہوں۔ میں نے تمہیں جہاد کیلئے ابھارا لیکن تم (اپنے گروہوں سے) نہ نکلے۔ میں نے تمہیں (کارآمد باتوں کو) سنانا چاہا مگر تم نے ایک نہ سنبھالی اور میں نے پوشیدہ بھی اور علانیہ بھی تمہیں جہاد کیلئے پکارا اور لکارا لیکن تم نے ایک نہ مانی اور سمجھا یا مجھا یا مگر تم نے

[منْهَا: فِي ذِكْرِ الرَّسُولِ ﷺ
مُسْتَقْرِرٌ حَيْثُ مُسْتَقْرِرٌ، وَ مَنْتِهٰ أَشْرَفُ
مَنْتِهٰ، فِي مَعَادِنِ الْكَرَامَةِ، وَ مَنَاهِدِ
السَّلَامَةِ، قَدْ صِرَفْتُ نَحْوَهُ أَفْعِدَةً الْأُبُورَ،
وَ ثُبَيْثَ إِلَيْهِ أَزِمَّةً الْأَبْصَارِ، دَفَنَ اللَّهُ بِهِ
الضَّغَائِنَ، وَ أَطْفَأَ بِهِ الشَّوَّائِرَ،
وَ أَلَّفَ بِهِ إِخْوَانًا، وَ فَرَّقَ بِهِ أَقْرَانًا، أَعَزَّ بِهِ
الذِّلَّةَ، وَ أَذَلَّ بِهِ الْعِزَّةَ، كَلَمَّةُ بَيَانٌ، وَ
صَمْتُهُ لِسَانٌ.]

--☆☆----

(۹۵) (وَمِنْ كَلَامِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَلَام
وَ لَئِنْ أَمْهَلَ اللَّهُ الظَّالِمَ فَلَنْ يَفْوَتَ
أَحْذَدُهُ، وَ هُوَ لَهُ بِالْبِرِّ صَادِ عَلَى مَجَازِ طَرِيقِهِ،
وَ بِمَوْضِعِ الشَّجَاجِ مِنْ مَسَاغِ رِيقِهِ.
أَمَّا وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَيَظْهَرَنَّ
هُوَلَاءُ الْقَوْمُ عَلَيْكُمْ، لَيُسَسَ لِأَنَّهُمْ أَوْلَى
بِالْحَقِّ مِنْكُمْ، وَ لَكُنْ لِإِسْرَاعِهِمْ
إِلَى بَاطِلٍ صَاحِبِهِمْ، وَ إِبْطَأِكُمْ
عَنْ حَقِّيْ.

وَ لَقَدْ أَصْبَحَتِ الْأُمُّ تَخَافُ ظُلْمَهُ
رُعَايَاتِهَا، وَ أَصْبَحُتِ أَخَافُ ظُلْمَهُ رِعَيَّتِيْ.
أَسْتَنْفَرْتُكُمْ لِلْجِهَادِ فَلَمْ تَنْفِرُوا،
وَ أَسْبَغْتُكُمْ فَلَمْ تَسْمَعُوا،
وَ دَعَوْتُكُمْ سِرًا وَ جَهْرًا فَلَمْ تَسْتَجِبُوا، وَ

میری صحیتیں قول نہ کیں۔ کیا تم موجود ہوتے ہوئے بھی غائب رہتے ہو؟ حلقة گوش ہوتے ہوئے گویا خود مالک ہو؟۔

میں تمہارے سامنے حکمت اور دانائی کی باتیں بیان کرتا ہوں اور تم ان سے بھڑکتے ہو۔ تمہیں بلند پالی صحیتیں کرتا ہوں اور تم پر اگنہ خاطر ہو جاتے ہو۔ میں ان باغیوں سے جہاد کرنے کیلئے تمہیں آمادہ کرتا ہوں تو ابھی میری بات ختم بھی نہیں ہوتی کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم اولاد سبائی کی طرح تتر بر ہو کر اپنی نشست گا ہوں کی طرف واپس چلے جاتے ہو اور ان نصیحتوں سے غافل ہو کر ایک دوسرے کے چکے میں آ جاتے ہو۔ صبح کو میں تمہیں سیدھا کرتا ہوں اور شام کو جب آتے ہو تو (ویسے کے ویسے) کمان کی پشت کی طرح ٹیڑھے۔ سیدھا کرنے والا عاجز آگیا اور جسے سیدھا کیا جا رہا ہے وہ لاعلاج ثابت ہوا۔

اے وہ لوگوں کے جسم تو حاضر ہیں اور عقلیں غائب اور خواہشیں جدا جدابیں، ان پر حکومت کرنے والے ان کے ہاتھوں آزمائش میں پڑے ہوئے ہیں، تمہارا حاکم اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور تم اس کی نافرمانی کرتے ہو اور اہل شام کا حاکم اللہ کی نافرمانی کرتا ہے مگر وہ اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ خدا کی قسم! میں یہ چاہتا ہوں کہ معاویہ تم میں سے دس مجھ سے لے لے اور بد لے میں اپنا ایک آدمی مجھے دے دے، جس طرح دینار کا تبادلہ درہموں سے ہوتا ہے۔

اے اہل کوفہ! میں تمہاری تین اور ان کے علاوہ دو باتوں میں بنتا ہوں۔ پہلے تو یہ کہ تم کان رکھتے ہوئے بہرے ہو اور بولنے چالنے کے باوجود گونگے ہو اور آنکھیں ہوتے ہوئے اندر ہو، اور پھر یہ کہ نہ تم جنگ کے موقع پر سچے جوانہر ہو اور نہ قابل اعتماد بھائی ہو۔

نَصَحْتُ لَكُمْ فَأَمَّا تَقْبِلُوا أَسْهُودُ كَعْيَابٍ
وَعَيْنِدُ كَازَبَابٍ؟!

أَثْلُوا عَلَيْكُمُ الْحِكْمَمَ فَتَنَفِرُونَ مِنْهَا،
وَأَعْظَلُكُمْ بِالْيَوْعَلَةِ الْبَالَغَةِ فَتَتَفَرَّقُونَ
عَنْهَا، وَأَحْتَلُكُمْ عَلَى جِهَادِ أَهْلِ الْبَغْيِ
فِيَآ أَتَى عَلَى أَخِرِ قَوْلِنَ حَتَّى أَرَاكُمْ
مُتَنَفَّرِّقِينَ أَيَادِي سَبَأ، تَرْجِعُونَ إِلَى
مَجَالِسِكُمْ، وَتَتَخَادَعُونَ عَنْ مَوَاعِظِكُمْ،
أُقْوِمُكُمْ غُدوَةً، وَ تَرْجِعُونَ إِلَى عَشِيَّةً،
كَظَهِيرِ الْحَنِيَّةِ، عَجَزَ الْمُقْوَمُ، وَ
أَعْضَلَ الْمُقْوَمُ.

أَيَّهَا الشَّاهِدَةُ أَبْدَأْنُهُمْ، الْغَائِبَةُ
عَنْهُمْ عُقُولُهُمْ، الْمُخْتَلَفَةُ أَهْوَاءُهُمْ،
الْمُبَيْتَلِي بِهِمْ أَمْرَأَهُمْ! صَاحِبُكُمْ يُطِيعُ
اللَّهَ وَأَنْتُمْ تَعْصُمُونَهُ، وَ صَاحِبُ أَهْلِ الشَّامِ
يَعْصِي اللَّهَ وَ هُمْ يُطِيعُونَهُ، لَوْدَدْتُ وَاللَّهُ!
أَنَّ مُعَاوِيَةَ صَارَ فَنِي بِكُمْ صَرْفَ الدِّينَارِ
بِالدِّرَهَمِ، فَأَخَذَ مِنِي عَشْرَةً مِنْكُمْ وَ
أَعْطَانِي رَجْلًا مِنْهُمْ!.

يَا أَهْلَ الْكُنْفَةِ! مِنِيْثُ مِنْكُمْ بِشَلَاثٍ وَ
اَشْنَتِيْنِ: صُمُّ ذُوُّ أَسْبَاعٍ، وَ بُكُّمٌ
ذُوُّ كَلَامٍ، وَ عُمُّ ذُوُّ أَبْصَارٍ،
لَا أَحْرَارُ صِدْقٍ عِنْدَ الْلِقَاءِ،

اے ان اونٹوں کی چال ڈھال والوں جن کے چروائے گم ہو چکے ہوں اور انہیں ایک طرف سے گھیر کر لا یا جاتا ہے تو دوسرا طرف سے بکھر جاتے ہیں، خدا کی قسم! جیسا کہ میرا تمہارے متعلق خیال ہے، گویا یہ منظر میرے سامنے ہے کہ اگر جنگ شدت اختیار کر لے اور میدان کا رزار گرم ہو جائے تو تم ابن ابی طالب علیہ السلام سے ایسے شرمناک طریقے پر علیحدہ ہو جاؤ گے جیسے عورت بالکل بہمنہ ہو جائے۔ میں اپنے پروردگار کی طرف سے روشن دلیل اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے اور شاہراہ حق پر ہوں جسے میں باطل کے راستوں میں سے ڈھونڈ ڈھونڈ کر پاتا رہتا ہوں۔

اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت علیہم السلام کو دیکھو، ان کی سیرت پر چلو اور ان کے نقش قدم کی پیروی کرو۔ وہ تمہیں بدایت سے باہر نہیں ہونے دیں گے اور نہ گمراہی وہلاکت کی طرف پلاتا سکیں گے۔ اگر وہ کہیں ٹھہریں تو تم بھی ٹھہر جاؤ اور اگر وہ اٹھیں تو تم بھی اٹھ کھڑے ہو۔ ان سے آگے نہ بڑھ جاؤ اور نہ گمراہ ہو جاؤ گے اور نہ (انہیں چھوڑ کر) پیچھے رہ جاؤ اور نہ تباہ ہو جاؤ گے۔

میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص خاص اصحاب دیکھے ہیں۔ مجھے تو تم میں سے ایک بھی ایسا نظر نہیں آتا جوان کے مثل ہو۔ وہ اس عالم میں صح کرتے تھے کہ ان کے بال بکھرے ہوئے اور چہرے خاک سے اٹھتے ہوتے تھے جب کہ رات کو وہ سجود و قیام میں کاٹ چکے ہوتے تھے، اس عالم میں کہ کبھی پیشانیاں سجدے میں رکھتے تھے اور کبھی رخسار، اور حشر کی یاد سے اس طرح (بے چین رہتے تھے کہ) جیسے انگاروں پر ٹھہرے ہوئے ہوں، اور لمبے سجدوں کی وجہ سے ان کی آنکھوں کے درمیان (پیشانیوں پر) بکری کے گھٹنوں ایسے گئے

وَ لَا إِخْوَانُ ثِقَةٌ عِنْدَ الْبَلَاءِ! تَرِبَّتْ أَيْدِيهِمُ! يَا أَشْبَاهَ الْإِلِيلِ غَابَ عَنْهَا رُعَانُهَا! كُلَّمَا جُمِعْتُ مِنْ جَانِبِ تَفَرَّقْتُ مِنْ جَانِبِ أَخْرَ، وَاللَّهُ! لَكَانَ فِيْكُمْ فِيْهَا إِخَالٌ: أَنْ لَوْ حَسِسَ الْوَغْنُ، وَ حَسِيَ الضِّرَابُ، قَدِ انْفَرَجْتُمْ عَنِ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ الْفَرَاجَ الْمَرْأَةُ عَنْ قُبْلَهَا، وَ إِنِّي لَعَلِيَ بَيْنَهُ مِنْ رَبِّيْ، وَ مِنْهَا حَاجَ مِنْ نَبِيِّيْ، وَ إِنِّي لَعَلِيَ الظَّرِيقَ الْوَاضِحَ الْقُطْهَ لَقَطَا.

أَنْظُرُوا أَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ فَالْأَزْمُوْا سَمِتَهُمْ، وَ اتَّبِعُوا أَثَرَهُمْ فَلَنْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ هُدَى، وَ لَنْ يُعِيدُوْكُمْ فِي رَدَى، فَإِنْ لَبَدُوا فَالْبَدُوا، وَ إِنْ نَهَضُوا فَانْهَضُوا، وَ لَا تَسْبِقُوهُمْ فَتَضَلُّوا، وَ لَا تَتَأَخَّرُوا عَنْهُمْ فَتَهْلِكُوا.

لَقَدْ رَأَيْتُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهَا آرَى أَحَدًا مِنْكُمْ يُشِّهِمُهُمْ! لَقَدْ كَانُوا يُصِبُّوْنَ شُعْثًا غُبْرًا، قَدْ بَأْثُوا سُجَّدًا وَ قِيَامًا، يُرَاوِحُونَ بَيْنَ جِبَاهِهِمْ وَ خُدُودِهِمْ، وَ يَقْفُونَ عَلَى مِثْلِ الْجَمِيرِ مِنْ ذُكْرِ مَعَادِهِمْ! كَانَ بَيْنَ أَعْيُنِهِمْ رُكَبُ الْمِعْزِيِّ مِنْ طُولِ سُجُودِهِمْ! إِذَا

